رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

تار کا پتہ: الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

# روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ ماہانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

| جلد ۲۴ | ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۸ اگست ۱۹۳۶ء | نمبر ۵۱ |
|---|---|---|---|---|




## مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ اگست ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ۔

ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب روزانہ قرآن کریم کا درس دیتے ۔ اور صرف و نحو کے اسباق پڑھاتے ہیں ۔ باہر کے کئی اصحاب بھی شریک ہیں ۔

قاضی عبد السلام صاحب بھٹی سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ نیروبی ابن قاضی عبد الرحیم صاحب قادیان آج پانچ سال کے بعد معہ اہل و عیال افریقہ سے آئے ۔

منشی امام الدین صاحب پنشنر پٹواری کے کندھے کے قریب پشت پر پھوڑا نکلا ہوا ہے ۔ جس کے باعث کئی دنوں سے بیمار رہیں ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### خدا تعالےٰ کے حکم عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ کو اپنی اہلی زندگی میں ہر وقت مد نظر رکھو

مسیر خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا :-

”اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے ۔ عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اپنی بیویوں سے تم ایسے معاشرت کرو ۔ جس میں کوئی امر خلاف اخلاق معروفہ کے نہ ہو ۔ اور کوئی وحشیانہ حالت نہ ہو ۔ بلکہ ان کو اس مسافر خانہ میں اپنا ایک دلی رفیق سمجھو ۔ اور احسان کے ساتھ معاشرت کرو ۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ ۔ یعنے تم میں سے بہتر وہ انسان ہے ۔ جو بیوی سے نیکی سے پیش آئے اور حسن معاشرت کے لئے اس قدر تاکید ہے ۔ کہ میں اس خط میں لکھ نہیں سکتا ۔ عزیز من ۔ انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا نے اس کے حوالہ کر دیا ۔ اور وہ دیکھتا ہے ۔ کہ ہر ایک انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے ۔ نرمی برتنی چاہیئے ۔ اور ہر ایک وقت دل میں خیال کرنا چاہیئے ۔ کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے ۔ جس کو خدا تعالےٰ نے میرے سپرد کیا ہے ۔ اور وہ دیکھ رہا ہے ۔ کہ میں کیونکر شرائط مہمانداری بجا لاتا ہوں ۔ اور میں ایک خدا کا بندہ ہوں ۔ اور یہ بھی ایک خدا کی بندی ہے ۔ مجھے اس پر کونسی زیادتی ہے خونخوار انسان نہیں بننا چاہیئے ۔ بیویوں پر رحم کرنا چاہیئے ۔ اور ان کو دین سکھلانا چاہیئے ۔ درحقیقت میرا یہی عقیدہ ہے ۔ کہ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے ۔ میں جب کبھی اتفاقاً ایک ذرہ درشتی اپنی بیوی سے کروں ۔ تو میرا بدن کانپ جاتا ہے ۔ کہ ایک شخص کو خدا نے صدہا کوس سے میرے حوالے کیا ہے شاید معصیت ہو گی ۔ کہ مجھ سے ایسا ہوا ۔ تب میں ان کو کہتا ہوں کہ تم اپنی نماز میں میرے لئے دعا کرو ۔ کہ اگر یہ امر خلاف مرضی حق تعالےٰ ہے ۔ تو مجھے معاف فرمائے ۔ اور میں بہت ڈرتا ہوں ۔ کہ ہم کسی ظالمانہ حرکت میں مبتلا نہ ہو جائیں ۔ سو میں امید رکھتا ہوں ۔ کہ آپ بھی ایسا ہی کرینگے“

# ذکرِ حبیبؑ

یعنی

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

### ۱- انجام بخیر ہوا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ ہفتہ میں ایک بار ذکر حبیبؑ کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی ایمان افروز باتیں ناظرین الفضل کے لئے مرحمت فرمایا کریں گے۔ جہاں ہم اس عنایت کے متعلق حضرت مفتی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ وہاں ناظرین الفضل سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ دُعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بزم کی اس شمع کو دیر تک فروزاں رکھے ؎ (ایڈیٹر)

گرمی کا موسم تھا۔ مسجد مبارک ابھی چھوٹی ہی تھی۔ شہ نشین پر حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ۔ حضرت مولوی عبدالکریمؓ حضرت حکیم فضل الدینؓ وغیرہ احباب بیٹھے تھے۔ مغرب کا وقت تھا۔ اس دن میاں الٰہ دین فلاسفر سے کچھ گستاخی ہوئی تھی۔ اور مولوی عبدالکریم صاحب نے انہیں مارا تھا۔ اور فلاسفر صاحب کے رونے چلانے کی آواز اندرون خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہونچی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لب و لہجہ سے اظہار ناراضگی ہو رہا تھا۔ فرمایا: خدا کا رسول تمہارے درمیان ہے۔ اور تم ایسی حرکتیں کرتے ہو۔ ان الفاظ سے ہم سب سہم گئے۔ اور خوف زدہ ہو گئے۔ مولانا عبدالکریم صاحب مرحوم رو پڑے معافی چاہی۔ اور دعا کی درخواست کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کے واسطے ہاتھ اُٹھائے۔ اکثر احباب چشم پُر آب تھے دعا سے سب کی تشفی اور تسکین ہوئی۔ انجام بخیر ہوا۔ الحمد للہ۔

(مفتی) محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ ۲۶ اگست ۱۹۳۶ء)

# خُدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی!

## ۲۵، ۲۶ اگست ۱۹۳۶ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؎

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | عطار محمد صاحب | ریاست پونچھ | ۷ | میاں احمد خانصاحب | ضلع کراچی |
| ۲ | حسین بی بی صاحبہ | " " | ۸ | میاں محمد شریف صاحب | " " |
| ۳ | محمد حسین صاحب | " " | ۹ | نذیر علی صاحب | " گورداسپور |
| ۴ | محمد یوسف صاحب | " " | ۱۰ | شیخ غلام محمد صاحب | ریاست کشمیر |
| ۵ | حشمت بی بی صاحبہ | ضلع شیخوپورہ | ۱۱ | ثناء اللہ صاحب | ضلع سرگودھا |
| ۶ | حکیم فضل الٰہی صاحب | " گجرات | ۱۲ | دولت بی بی صاحبہ | " سیالکوٹ |

# اہلِ پیغام کو ہمارے لٹریچر سے خوف

## غیر مُبایعین نے ہماری کتب کا اشتہار چھاپنے سے انکار کر دیا

غیر مبایعین ہمیشہ یہ اعتراض کرتے رہتے تھے۔ کہ جماعت مبایعین کو انکے لٹریچر کے مطالعے روکا جاتا ہے۔ والّا ان کا لٹریچر ایسا زوردار ہے کہ مبایعین اسے پڑھکر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہ اعتراض بالکل غلط اور بے بنیاد تھا۔ کیونکہ کبھی مرکز سلسلہ کی طرف سے مبایعین کو یہ ہدایت نہیں دی گئی۔ کہ وہ غیر مبایعین کا لٹریچر نہ پڑھیں۔ اور نہ ہی غیر مبایعین کا لٹریچر ایسی حیثیت رکھتا ہے۔ کہ اس کے متعلق یہ اندیشہ ہو۔ کہ اسے پڑھ کر مبایعین اپنے عقیدے میں متزلزل ہونے لگیں گے اور ویسے بھی بغیر کسی خاص وجہ کے کسی لٹریچر کے مطالعہ سے روکنا ایک حق پسند جماعت کے اصول کے خلاف ہے لیکن چونکہ غیر مبایعین کی طرف سے کثرت کے ساتھ مندرجہ بالا اعتراض کیا جاتا تھا اس لئے ان پر اتمام حجت کرنے کی غرض سے انہیں اجازت دیدی گئی۔ کہ سلسلہ احمدیہ کے مرکزی اخبار "الفضل" میں بھی کھولکر اپنی کتب کا اشتہار دے لیں۔ اور پھر دیکھ لیں کہ نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ احباب کو معلوم ہے۔ کہ غیر مبایعین کے لٹریچر کا اشتہار بڑی تفصیل اور تشریح کے ساتھ گذشتہ دنوں میں "الفضل" میں شائع ہوتا رہا ہے۔ اور اس اشتہار میں اختلافی مسائل کے متعلق بھی لٹریچر شامل تھا۔

جب اس قسم کے متعدد اشتہارات الفضل میں شائع ہو چکے۔ تو نظارت ہذا کی ہدایت کے ماتحت مینیجر بکڈپو تالیف واشاعت قادیان نے پیغام صلح کے مینیجر صاحب کو لکھا۔ کہ وہ ہماری کتب کا اشتہار بھی اپنے اخبار میں شائع کرنیکی اجازت دیں۔ مگر ہمیں بہت افسوس سے یہ اعلان کرنا پڑتا ہے۔ کہ مینیجر صاحب پیغام صلح نے اپنی چٹھی نمبر ۳۰۰ جے مورخہ ۸ اپریل ۱۹۳۶ء میں ہماری اختلافی کتب کا اشتہار شائع کرنیسے انکار کر دیا ہے۔ اور وجہ یہ لکھی ہے۔ کہ الفضل نے بھی اختلافی کتب کا اشتہار شائع کرنیسے انکار کیا تھا۔ حالانکہ یہ بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ حال ہی میں الفضل میں اہل پیغام کی اختلافی کتب "النبوۃ فی الاسلام" اور "رسالہ ولادت مسیح" کا اشتہار شائع ہو چکا ہے۔ (مثلاً دیکھو الفضل نمبر ۸، ۱۰، ۱۳ جلد ۲۴ مورخہ ۹، ۱۱، ۱۵ جولائی ۱۹۳۶ء) ہم پیغام صلح کی اس غلط بیانی کے متعلق تو اس جگہ کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ مگر اس اعلان کے ذریعہ یہ بات ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ پیغام صلح کا یہ دعویٰ غلط اور بے بنیاد تھا۔ کہ ہم اپنے آدمیوں کو انکے لٹریچر کے مطالعہ سے روکتے ہیں۔ بلکہ حق یہ ہے۔ کہ خود اہل پیغام کے دلپر ہمارے لٹریچر کا خوف اس قدر غالب ہے۔ کہ وہ اُسے اپنے اخبار میں شائع کرنیکی جرأت نہیں کر سکتے۔ اور غلط اور بے بنیاد بہانوں سے ٹالنا چاہتے ہیں ؎ آئندہ کیلئے چونکہ اہل پیغام پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔ اور انہوں نے اس معاملہ میں بہت ناپسندیدہ رویہ اختیار کیا ہے۔ اس لئے اب ہم بھی آئندہ انکے لٹریچر کا اشتہار اپنے اخبارات میں شائع نہیں کرینگے۔ ہم نے ان پر ہر طرح سے اتمام حجت کر دی ہے۔ ان کی کتب کا اشتہار ۴۴

۴۴ اپنے اخبار میں شائع کیا۔ انکے اختلافی لٹریچر کی اشاعت تک میں مدد دی اور دُنیا کو بتا دیا۔ کہ ہم انکے لٹریچر سے ہرگز خائف نہیں۔ لیکن جب ہم نے اپنا اشتہار انکے پاس بھیجا۔ تو انہوں نے ایک جھوٹے عذر کی بنا پر ہمارے اشتہار کے چھاپنے سے صاف انکار کر دیا۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؎

(ناظر تالیف و تصنیف جماعت احمدیہ۔ قادیان)

## احباب جماعت سے درخواست دعا

جناب حافظ عبدالمجید صاحب آف منصوری چند یوم سے کاربنکل کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ سے پرزور درخواست ہے کہ درد دل سے سلسلہ کے دیرینہ مخلص خادم کی صحت کیلئے دعا فرمائیں ؎ خاکسار محمد اسحٰق پشاور چھاؤنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

# پنجاب کے کسانوں کی مشکلات اور ان کا حل

ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب نے ۱۹ - اگست کو ڈسٹرکٹ بورڈ حصار کے ایڈریس کے جواب میں جو تقریر کی اس میں انہوں نے مویشیوں کی اعلےٰ نسل کی افزائش پر بہت زور دیا - اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اعلےٰ نسل کے مضبوط اور توانا بیل کاشتکاری کے لئے بہت مفید ہو سکتے ہیں - اور ان کے ذریعہ پیداوار میں ایک حد تک اضافہ کیا جا سکتا ہے - علاوہ ازیں جیسا کہ خود ہز ایکسی لنسی نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا - اعلےٰ - اور مضبوط نسل کے مویشیوں کے پالنے والوں کو جو انہیں بڑی بڑی قیمتوں پر فروخت کرتے ہیں - مالی لحاظ سے بھی کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے - لیکن اگر حقیقت میں دیکھا جائے - تو مویشیوں کی افزائش نسل ایسی چیز نہیں - جو زمینداروں اور کاشتکاروں کے حقیقی درد کا درماں بن سکے - پنجاب کے کسان خواہ مسلمان ہوں - یا ہندو - سودی قرضہ کے نیچے نہایت بُری طرح دبے ہوئے ہیں - اور اسی وجہ سے ایسی مشکلات میں مبتلا ہیں - کہ اس قسم کی سطحی تجاویز ان کو کچھ فائدہ نہیں دے سکتیں - اور نہ ان کے متعلق یہ سمجھا جا سکتا ہے - کہ وہ کاشتکاروں کی حقیقی فلاح و بہبود کے لئے پیش کی جاتی ہیں ؛

زمیندار اور کاشتکار اس وقت غربت اور افلاس کی جس بھیانک کیفیت سے دوچار ہیں - اس کے پیش نظر جہاں انہیں خود اپنی حالت کو درست کرنے کے لئے پیہم مساعی کی ضرورت ہے - وہاں اس امر کی اس سے بھی زیادہ ضرورت ہے، کہ گورنمنٹ ان کی ہر ممکن امداد اور اعانت کر کے انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل بنائے - کیونکہ کسی صوبہ - اور ملک کی مادی ترقی کا انحصار اس کے کاشتکاروں کی خوشحالی پر ہی ہوتا ہے اور ہندوستان میں جو ایک زرعی ملک ہے - تمام ملک کی خوشحالی یہاں کے کاشتکاروں کی خوشحالی سے وابستہ ہے لیکن اس وقت پنجاب کے کسانوں کے لئے سب سے بڑی مصیبت وہ قرضہ ہے - جس میں وہ بُری طرح جکڑے ہوئے ہیں - مہاجن اور ساہوکار رشتہ کی طرح جس بے رحمی اور ظلم سے بیچارے زمینداروں کا خون چوس رہے ہیں - اس کا کسی قدر اندازہ اس سے ہو سکتا ہے - کہ کئی سال ہوئے پنجاب کے کسانوں کے قرضہ کا اندازہ دو ارب روپیہ لگایا گیا تھا - جس میں اس وقت تک یقیناً بہت کچھ اضافہ ہو چکا ہے - لیکن اگر دو ارب ہی سمجھا جائے - تو اس کا سالانہ سود ۴۰ کروڑ روپے بنتا ہے حالانکہ پنجاب کا کل مالیہ جو حکومت وصول کرتی ہے - تین کروڑ روپیہ ہے - گویا مالیہ سے تیرہ گنا سود ہر سال بنئے اور مہاجن کسانوں سے وصول کر رہے ہیں - حکومتِ پنجاب کی کل سالانہ آمدنی ساڑھے دس کروڑ روپیہ ہے - لیکن سود خور صرف کسانوں اور زمینداروں سے اس سے چار گنا زیادہ سود حاصل کرتے ہیں - جو فی خاندان ایک سو بیس روپے بنتا ہے - بحالیکہ ۱۲ ایکڑ زمین کے مالک کی بچت کا اندازہ ۸۳ روپے ہے اور اکثر کسانوں کے پاس اس سے بہت کم زمین کاشت کاری کے لئے ہے ؛

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پنجاب کے کسانوں کو سود خواروں نے کس مصیبت میں مبتلا کر رکھا ہے - اور حکومت اس ظلم و ستم کے متعلق کس قدر لاپرواہی برت رہی ہے - حکومت کو اگر کسانوں اور زمینداروں کی فلاح مطلوب ہے - تو اس کا فرض ہے - کہ انہیں سود خواروں کے پنجۂ بے داد سے نجات دلائے ؛

علاوہ ازیں پنجاب کے بعض اضلاع کے زمینداروں کی زمینیں اس طرح منقسم ہیں - کہ ان کے نہایت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہو چکے ہیں - اور وہ ٹکڑے عموماً ایک دوسرے سے اس قدر فاصلہ پر ہوتے ہیں - کہ کاشتکار کو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے بہت وقت صرف کرنا پڑتا ہے - اور بعض صورتوں میں وہ ٹکڑے اس قدر چھوٹے ہوتے ہیں - کہ ان کی کاشت ناممکن ہو جاتی ہے اراضی کی اس تقسیم کو جسے Sub-division and Fragmentation of holdings. کہتے ہیں - روکنے کے لئے گورنمنٹ نے محکمہ اشتمال اراضی قائم کر رکھا ہے - مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس میں بہت کم کامیابی حاصل ہوئی ہے - جس کی وجہ یہ ہے - کہ چونکہ اشتمال اراضی اور مربعہ بندی کاشتکاروں اور زمینداروں کی اپنی مرضی پر منحصر ہے - اس لئے ان کے باہمی تنازعات انہیں عموماً اس امر سے باز رکھتے ہیں - کہ وہ اپنی زمینوں کے اشتمال کے لئے آپس میں متفق ہو سکیں - نیز دیہات کے پٹواری جو زمینداروں کے مابین اراضی سے متعلق تنازعات سے بہت فائدہ اٹھاتے ہیں - اشتمال اراضی کے نتیجہ میں ان فوائد سے محروم رہنے کے تصور سے بہت گھبراتے ہیں - اور ان کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے - کہ زمینوں کی مربعہ بندی نہ ہونے پائے اس لئے پنجاب میں اشتمال اراضی کو جس سے کاشت میں سہولت - اور پیداوار میں بہت حد تک اضافہ ہو سکتا ہے - بہت کم فروغ حاصل ہوا ہے - حکومت کو چاہیئے - کہ اس طرف پوری سرگرمی کے ساتھ متوجہ ہو - اور اشتمال اراضی کے طریق کو مکمل طور پر اس صوبہ میں رائج کرے ؛

زمینداروں کی بدحالی کا ایک اور باعث ان کی باہمی مقدمہ بازی بھی ہے - جس پر وہ ہزارہا روپیہ صرف کر دیتے ہیں - اس قباحت کے انسداد کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ پنچائت سسٹم کو ترقی دی جائے - کیونکہ اس سے جہاں لوگ عدالتوں میں اپنے اوقات ضائع کرنے سے بچ جائیں گے - وہاں ان کا روپیہ بھی برباد نہیں ہوگا - لیکن اس میں بہت بڑی مشکل یہ ہے - کہ تنگدل - اور کم حوصلہ سرکاری افسر پنچائتوں کے رستہ میں حائل ہوتے رہتے ہیں - کیونکہ وہ سمجھتے ہیں - کہ ان کی وجہ سے ان کے اقتدار میں کمی آ جائے گی - حکومت اپنی ایک رپورٹ میں حکام کے سدراہ ہونے کا اعتراف کر چکی ہے - مگر معلوم نہیں - اس کے انسداد کے لئے اس وقت تک اس نے کیا کیا ؛

یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی باتیں ہیں - جن کی طرف توجہ کرنے سے حکومت کاشتکاروں کی حالت کو بہتر بنا سکتی ہے - ورنہ صرف مویشیوں کی نسل کی ترقی ان کے حقیقی درد کا مداوا نہیں بن سکتی - ان سطحی باتوں سے گزر کر حکومت کو ٹھوس - اور حقیقی معنوں میں اصلاحی کام کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے ؛

زمینداروں کو قرضہ کے ناقابل برداشت بار سے نجات دلانے کے لئے کئی بار جد و جہد کی گئی - اور کونسل میں بل پیش کئے گئے - مگر سود خواروں کا حکومت پر کچھ ایسا خوف طاری ہے - کہ اس وقت تک کوئی کوشش بار آور نہیں ہو سکی - اس وجہ سے کسانوں میں روز بروز بے چینی بڑھتی جا رہی ہے - اور یہ ملک کے امن کے لئے کوئی نیک فال نہیں ہے ؛

ذکر و فکر

# مکان کی پیشانی پر کیا لکھنا چاہیئے؟



(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

عموماً نیا مکان بنانے والے احباب میں یہ شوق بھی پایا جاتا ہے۔ کہ وہ کوئی موزون شعر یا مناسب مطلب آیت قرآنی مکان کی پیشانی پر لکھوا لیتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ تحریر تبلیغی ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ اظہار شکر یا نصیحت و تذکیر یا تبرک کے طور پر۔ ذیل میں میں کچھ آیاتِ قرآنی اور کچھ اشعار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقل کرتا ہوں۔ جو اس کام آسکتے ہیں۔ احباب اپنے مذاق اور مطلب کی آیت یا شعر ان میں سے انتخاب کرسکتے ہیں یا اسی قسم کی کوئی عبارت خود بنا کر یا کسی جگہ سے نقل کرکے استعمال کرسکتے ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسی تحریر خوب موٹی اور پختہ سیاہی سے لکھوانی چاہیئے اور ایسی جگہ لکھوانی چاہیئے۔ جہاں دھوپ براہ راست اس پر نہ پڑتی ہو۔ ورنہ کچھ دنوں کے بعد نقش پھیکا پڑ جاتا ہے بعض اوقات یہ بہتر ہوتا ہے۔ کہ ایسی تحریر بجائے مکان کی پیشانی کے بیرونی برآمدہ کے اندر لکھوائی جائے۔ تاکہ دھوپ اور بارش سے بچی رہے۔

بعض اوقات کمروں کے اندر بھی تذکیر نفس کے لئے ایسی تحریریں لکھی جاسکتی ہیں۔ ہندوستان میں مسلمان بادشاہوں کی قدیم عمارتوں میں آپ اکثر ایسی تحریریں دیکھ سکتے ہیں۔ اور مسجدوں میں تو اب بھی ان کا رواج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی مسجد مبارک میں اپنے بعض الہامات اور درود شریف دیوار پر لکھوائے تھے۔ پس اس عمل کی سند ہمارے پاس موجود ہے۔

قادیان کی کئی عمارتوں کی پیشانی پر میں نے ایک آیت کا ٹکڑہ لکھا دیکھا ہے۔ اور میں جب کبھی اسے پڑھتا ہوں تو خوف کے مارے لرز جاتا ہوں وہ یہ ہے

هذا من فضل ربی

(یہ میرے رب کا فضل ہے)

یہ حصہ آیت خود تو خوف کا باعث نہیں بلکہ باعثِ خوف اس کا اگلا حصہ ہے۔ جو بیساختہ اس وقت میری زبان پر آجاتا ہے اور وہ یہ ہے۔ هذا من فضل ربی لیبلونی ء اشکر ام اکفر (یعنی یہ میرے رب کا فضل ہے۔ تاکہ وہ میری آزمائش کرے۔ کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفر) اس کی جگہ اگر ذالک الفضل من اللہ لکھا کریں تو زیادہ موزون ہے۔ کون ہے جو خدا کی آزمائش پر پورا اتر سکے۔

اب اس ضمن میں بعض قرآنی آیات یا الکامات یا اشارات جن کا گھروں سے کچھ تعلق ہے لکھتا ہوں۔

۱۔ السلام علیکم (۲) رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اهل البیت انهٗ حمید مجید۔

۳۔ انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرًا

۴۔ رب ابن لی عندک بیتًا فی الجنة ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظٰلمین

(۵) وان الدار الاخرة هی دار القرار

(۶) ولدار الاخرة خیر للذین اتقوا افلا تعقلون (۷) للذین احسنوا فی هٰذه الدنیا حسنة ؕ ولدار الاخرة خیر ؕ ولنعم دار المتقین

(۸) واللہ یدعوا الی دار السلام ؕ ویهدی من یشاء الی صراط مستقیم

(۹) الحمد للہ الذی احلنا دار المقامة من فضلہ (اس میں دو آیتوں کے حصے ملائے گئے ہیں ایک آیت نہیں ہے)

(۱۰) وابتغ فی ما اٰتٰک اللہ الدار الاخرة ؕ

(۱۱) وما هٰذه الحیٰوة الدنیا الا لهو ولعب ؕ وان الدار الاخرة لهی الحیوان لو کانوا یعلمون

(۱۲) قولوا حطةٌ وادخلوا الباب سُجّدًا۔

(۱۳) ولکم فی الارض مستقرٌ و متاع الی حین۔

(۱۴) ماشاء اللہ لا قوة الا باللہ

(۱۵) اب میں ایک نہایت مہتم بالشان آیت لکھتا ہوں۔ جسے ہر مسلمان کو ہر وقت اپنے زیر نظر رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ خدا اور اس کے بندے کے درمیان آخری فیصلہ ہے۔

قل ان کان آباءکم وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموها وتجارةٌ تخشون کسادها ومساکنُ ترضونها احب الیکم من اللہ ورسولہ و جهاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ ؕ واللہ لا یهدی القوم الفٰسقین ؕ

اس کے بعد کچھ اشعار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھی نوٹ فرمالیں۔

۱؎ سنو آتی ہے ہر طرف سے صدا
کہ باطل ہے ہر چیز حق کے سوا
کوئی دن کے مہماں ہیں ہم تم سبھی
خبر کیا کہ پیغام آوے ابھی

۲؎ کیونکر ہو شکر تیرا تیرا ہے جو ہے میرا
تونے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا
کردے یہ گھر مبارک سبحان من یرانی

(آخری مصرعہ میں تھوڑا سا تصرف حسب حال کردیا گیا ہے)

۳؎ اے قادر و توانا آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھکو مانا
غیروں سے دل غنی ہے جب سے کہ تجھکو جانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

۴؎ اس دل میں تیرا گھر ہے تیری طرف نظر ہے
تجھ سے ہوں میں منور میرا تو تو قمر ہے
تجھ پر مرا توکل در پر ترے یہ سر ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

۵؎ دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑیگا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی۔

۶؎ تری رحمت ہے میرے گھر کا شہتیر
میری جاں تیرے فضلوں کی پنہ گیر
یہ سب تیرا کرم ہے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
(اس میں بھی مختلف جگہ کے دو شعر اکٹھے کردیئے ہیں)

۷؎ خدا کا ہم پہ بس لطف و کرم ہے
وہ نعمت کونسی باقی جو کم ہے
زمینِ قادیان اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے
ظہورِ عون نصرت دمبدم ہے
حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے
سنو اب وقتِ توحیدِ اتم ہے
ستم اب مائلِ ملکِ عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اٹھا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

۸؎ اے حُبِّ جاہ والو یہ رہنے کی جا نہیں
اس میں تو پہلے لوگوں سے کوئی رہا نہیں
ڈھونڈو وہ راہ جس سے دل و سینہ پاک ہو
نفسِ دنی خدا کی اطاعت میں خاک ہو

ذیل کے شعر حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کے ہیں۔ اور ایک دوست نے اپنے دروازہ پر لکھوائے ہیں۔ اور نہایت موزون ہیں۔

نہیں ہم بلبلِ بستانِ احمد
رہے برکت ہمارے آشیاں میں
ہمارا گھر ہو مثلِ باغِ جنت
ہو آبادی ہمیشہ اس مکاں میں

---

# اَپ ٹو ڈیٹ احمدی

ایک تو مخلص احمدی ہوتے ہیں۔ اور ایک علاوہ مخلص ہونیکے up to date (اپ ٹو ڈیٹ) بھی ہوتے ہیں۔ موخرالذکر وہ احمدی ہیں۔ جو الفضل کے خریدار ہیں اور اس کا ایک ایک حرف پڑھتے ہیں۔ خصوصًا خطبات کو۔ اور ہر تقریب پر قادیان آتے ہیں۔ سالانہ جلسوں اور مشاورت کی مجلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ مخالفوں کے حملوں اور ان کے لٹریچر سے واقف رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور سلسلہ کی سب ضروری تحریکات میں حصہ لیتے۔ اور ہر نئی کتاب خریدتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کا لٹریچر ہمیشہ اپنے مطالعہ میں رکھتے ہیں۔ وہ موصی ہوتے ہیں۔ اور ان پر چندوں کا کوئی بقایا نہیں ہوتا۔

# ظلّی نبوت اور غیر مبائعین (۴)

مضمون نگار نے "پیغام صلح" (۲۳ جون ۱۹۳۶ء) میں لکھا ہے:۔ کہ

"ہر ایک نبی کی پیروی سے انسان محدثیت کے مقام تک ترقی کرسکتا ہے۔ خواہ وُہ نبی موسےٰ ہو۔ یا عیسےٰ ہو۔ یا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ مگر قوتِ قدسی کے لحاظ سے ان کی کامیابی میں نمایاں فرق ہوگا۔ ایک نبی کی قوتِ قدسی محدود جگہ اور محدود زمانہ تک کام کرے گی۔ اور دوسرا ان قیود سے بلند و بالا ہوگا۔ اس لئے کامیابی کے لحاظ سے اس کی حیثیت بہت ارفع اور ممتاز ہوگی"

یہاں تک جو کچھ لکھا گیا ہے۔ درست ہے۔ مگر اس کے آگے جو یہ لکھا ہے۔ کہ:۔

"یہی مطلب زیرِ بحث حوالہ کا ہے۔ جس میں فرمایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے"

اس سے مجھے اختلاف ہے۔ کیونکہ حوالہ زیرِ بحث میں خاتم النبیین کے معنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھے ہیں۔ کہ آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اب اگر اس جگہ نبی سے مُراد محدث ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ روحانی سے محدث ہی پَیدا ہو سکتے ہیں۔ نبی کوئی نہیں بن سکتا۔ تو پھر خاتم النبیین ہونا ان معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی خصوصیت نہ رہی۔ کیونکہ غیر مبایع مضمون نگار خود تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ ہر ایک نبی کی پیروی سے انسان محدثیت کے مقام تک ترقی کر سکتا تھا۔ جو فرق قوتِ قدسیہ کا بیان کیا گیا ہے۔ اس کے لحاظ سے فرق صرف یہ ہوگا۔ کہ پہلے نبی ایک محدود زمانہ اور محدود جگہ کے لئے خاتم النبیین تھے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان قیود سے بلند و بالا ہیں۔ حالانکہ پہلا کوئی نبی قطعاً خاتم النبیین نہیں تھا۔

پس حق یہ ہے۔ کہ حوالہ زیرِ بحث میں نبی تراشش سے مراد محدث تراشش لینا سراسر غلطی ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور فیضان پر ایک شدید حملہ:۔

## ظلّ نبی اور ظلّی نبی

میں نے اپنے مضمون میں یہ امر واضح کر دیا تھا۔ کہ ظلّ نبی اور ظلّی نبی میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ یعنی ہر ظلّی نبی ظلِّ نبی ضرور ہوگا۔ مگر ہر ظلّ نبی کے لئے نبی ہونا ضروری نہیں۔ نیز بتایا تھا۔ کہ ظلّی نبی مرکب توصیفی ہے۔ اور ظلّ نبی مرکب اضافی۔ لہذا ایک کو دوسرے پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے۔ اس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں۔ یہ بحث بھی آپ کی فضول ہے جب تک پہلے آپ قرآن شریف۔ اور احادیث سے ان الفاظ اور دعاوی کو ثابت نہ کرلیں . . . . . جب اصل الفاظ ہم اپنی الہامی کتاب سے دیکھ لیں گے پھر بعد اس کے زبان کے لحاظ سے جو تشریحات آپ کریں گے۔ ان کو بھی دیکھ لیا جائے گا۔ میں پوچھتا ہوں۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظلّی نبوت اور ظلّی نبی کی اصطلاح خلاف قرآن گھڑ لی ہے۔ جو آپ مجھ سے ایسا مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ یہ اصطلاحات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافِ قرآن وضع نہیں فرمائیں۔ بلکہ قرآن مجید ان کا مؤید ہے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کا دعوےٰ کرتے ہُوئے آپ کو مجھ سے یہ مطالبہ کرنے کا کیا حق ہے۔ غور فرمائیے غیر مبائعین کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ظلّی نبی سے مراد ولی یا محدث ہوتا ہے۔ کیا آپ قرآن مجید کی کسی آیت سے یہ الفاظ دکھا سکتے ہیں۔ کہ ظلّی نبی سے مُراد ولی۔ یا محدث ہوتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو کیا آپ کے طرزِ استدلال کے رو سے یہ امر ثابت نہ ہوگیا۔ کہ آپ لوگوں کا عقیدہ خلافِ قرآن ہے

ہم لوگ ظلّی نبی۔ یا امتی نبی کا یہ مفہوم سمجھتے ہیں۔ کہ: تمام نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور اطاعت سے ملے۔ سو اس عقیدہ کو خدا کے فضل سے ہم ہر آن قرآن مجید کے رُو سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کے رُو سے ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں:۔

اسی طرح اگر میں ظلّی نبی۔ یا امتی نبی کے امتِ محمدیہ میں آنے کا امکان ثابت نہ کر دوں۔ تو پھر آپ سچے۔ اور مَیں جھوٹا۔ لیکن کیا غیر مبائعین میں سے کوئی بڑی سے بڑی ہستی خواہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ہوں۔ یا جناب مولوی محمد علی صاحب۔ اس میدان میں قدم رکھنے کے لئے تیار ہیں:۔

پیغامی مضمون نویس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند عبارتوں سے بزعم خود یہ دکھانے کی کوشش کی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ حضرت عُمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ ظلّی نبی تھے۔ حالانکہ ان حوالہ جات میں ہرگز ان بزرگوں کے لئے حضرت مسیح موعودؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظلّی نبی کا لفظ استعمال نہیں فرمایا۔ ہاں ان حوالہ جات میں یہ ضرور ذکر ہے۔ کہ وُہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظلّ تھے۔ جس سے یہ قرار دے دیا گیا۔ کہ گویا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں ظلّی نبی قرار دے دیا ہے۔ حالانکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی ایسا نہیں فرما سکتے تھے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک تیرہ سو سال میں صرف آپ کا وُجود ہی نبی کا نام پانے کا مستحق ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ میں فرماتے ہیں:۔

"غرض اس حصّہ کثیر وحی الٰہی اور امورِ غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء۔ اور ابدال۔ اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرتِ وحی۔ اور کثرتِ امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وُہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ اور ضرور تھا۔ کہ ایسا ہوتا۔ تا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی صفائی سے پُوری ہو جاتی۔ کیونکہ اگر دُوسرے صلحاء۔ جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وُہ بھی اسی قدر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ۔ اور امورِ غیبیہ سے حصہ پالیتے۔ تو وُہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش گوئی میں رخنہ واقعہ ہو جاتا۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وُہ پیشگوئی پوری ہو جائے"

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک تیرہ سو سال میں کوئی شخص نبی کا نام پانے کا مستحق نہیں ہوا۔ کیونکہ اس نام کے پانے کیلئے جو کثرت مکالمہ مخاطبہ اور امور غیبیہ کی شرط ہے۔ وُہ کسی میں پائی نہیں گئی۔ اور چونکہ صرف مسیح موعود ہی ایک فرد ہیں جن میں وُہ کثرت پائی گئی اس لئے آپ ہی نبی کا نام پانے کیلئے اس امت میں ایک فرد مخصوص ہیں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ آپ ظلّی نبی ہیں۔ لہذا صاف معلوم ہوگیا کہ ظلّی نبی سے مراد محدث نہیں۔ کیونکہ محدث تو امت میں کثرت سے ہوئے ہیں:۔

## بدحواسی کا مظاہرہ

اس کے جواب میں پیغام صلح کے مضمون نگار نے عجیب بدحواسی کا مظاہرہ کیا ہے۔ چنانچہ آپ حاشیہ انجام آتھم صفحہ ۲۸ سے ایک حوالہ نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"اس تحریر کی موجودگی میں مولوی صاحب کا بار بار تحریر فرمانا۔ کہ **نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں** کس قدر غلط ہے۔"

حالانکہ جلی عبارت کا لفظ لفظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔ اور حضور نے انجام آتھم والی عبارت کی موجودگی میں خود ایسا تحریر فرمایا ہے۔ اور جب آپکا یہ فرمانا انجام آتھم کے پیشکردہ حوالہ کی موجودگی میں جائز ہے۔ تو پھر میں نے اگر اس حوالہ کو پیش کر دیا۔ تو میرا اسے بار بار پیش کرنا غلط کیسے ہو گیا۔ پس انجام آتھم کا حوالہ اس تحریر کے خلاف استعمال نہیں ہو سکتا۔ انجام آتھم کے حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ لکھنا کہ:۔

"بعض اوقات خداتعالیٰ کے الہام میں ایسے الفاظ استعارہ اور مجاز کے طور پر بعض اولیاء کی نسبت استعمال ہوتے ہیں۔ وہ حقیقت پر محمول نہیں ہوتے۔"

میں بعض اولیاء سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انجام آتھم میں اپنا وجود ہی مراد لیا ہے۔ اگر اپنا وجود مراد نہیں لیا۔ اور آپ کا مقصد یہ ہے کہ دوسرے اولیاء کو بھی خدا نے نبی کے خطابات سے مخاطب کیا ہے۔ تو پھر اس عبارت کے معنی ہی کیا ہوئے کہ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔

اسی طرح الوصیت کا جو حوالہ ان الفاظ میں پیش کیا ہے۔ کہ "بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی کا خطاب پایا۔" اس میں بھی بعض افراد سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا ہی وجود ہے۔ ورنہ اگر اس کا یہ مطلب لیا جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ اور لوگوں کو بھی تیرہ سو سال کے عرصہ میں نبی کا خطاب دیا گیا ہے۔ تو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ کی محولہ بالا عبارت بالکل بے معنی ہو جاتی ہے۔ جس میں آپ نے صاف لکھا ہے کہ تیرہ سو سال میں اس امت میں نبی کا نام پانے کے لئے آپ ہی ایک فرد مخصوص ہیں۔ دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔

الوصیت کا پیشکردہ حوالہ ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ خداتعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف بعض ایسے افراد کو عطا کیا۔ جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہونچ گئے۔ اور پھر حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

"اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ وہ بھی اسی قدر مکالمہ مخاطبہ الہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔ تو اس صورت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں میں رخنہ واقع ہو جاتا۔ اسلئے خداتعالیٰ کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا۔ تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہو گا۔ اور وہ پیشگوئی پوری ہو جائے":

اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ مکالمہ مخاطبہ کاملہ جس سے انسان نبی کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔ امت محمدیہ میں تیرہ سو سال میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملا ہے۔ کیونکہ اگر دوسرے صلحاء کو جو آپ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مل جاتا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں رخنہ واقع ہو جاتا۔ اس لئے مصلحت الہی مکالمہ مخاطبہ کی نعمت کو پورے طور پر دینے میں دوسرے تمام افرادِ امت کو مانع ہوئی:

پس جبکہ مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف اس امت میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہی ملا ہے۔ تو پھر صاف کھل گیا۔ کہ الوصیۃ کے حوالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض افراد سے مراد صرف اپنے ہی وجود کو لیا ہے:

"پیغام صلح" میں پیشکردہ حوالہ سے آگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ ہی معنے اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا۔ کہ نبی اللہ وامامکم منکم۔ یعنے وہ نبی بھی ہے۔ اور امتی بھی۔"

اس جگہ آپ نے کھول کر بتا دیا کہ بعض افراد سے مراد آپ کا اپنا ہی وجود ہے۔ جس کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث نبی اللہ وامامکم منکم میں ذکر ہے۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۱ کے حاشیہ پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ مخاطبہ الہیہ سے بے نصیب ہے اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے۔ اور ایک ایسا ہو گا۔ کہ ایک پہلو سے نبی ہو گا۔ اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائے گا۔"

پس جب حدیث نبوی سے ثابت ہے۔ کہ امتی نبی ایک ہی فرد ہو گا۔ تو پھر بعض افراد کو خلاف منشائے متکلم ایک سے زیادہ افراد کے لئے سمجھنا کیسے درست ہو سکتا ہے۔ اس طرح تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی میں رخنہ واقع ہوتا ہے۔ پس حق بات یہ ہے۔ جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میرے اور مسیح کے درمیان کوئی نبی نہیں ویسے ہی مسیح موعود اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کوئی امتی نبی نہیں آیا:

اگر کسی کو یہ شبہ لاحق ہو۔ کہ بعض افراد میں افراد جمع کا لفظ ہے۔ پھر ایک سے زیادہ فرد کیوں مراد نہ ہوں۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریق تحریر کی رُو سے ایسا جائز ہے۔ بعض افراد کا محاورہ درحقیقت عربی محاورہ ہے۔ جو دراصل بعض من الافراد ہے۔ یعنے افراد میں سے بعض۔ اور بعض چونکہ نکرہ ہے۔ اس لئے ایک فرد بھی مراد ہو سکتا ہے۔ ایک سے زیادہ بھی۔ ہاں محل استعمال یا سیاق کلام بتا دے گا۔ کہ بعض کا لفظ ایک فرد کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یا ایک سے زیادہ کے لئے۔ کثرت استعمال سے تخفیف کی خاطر من کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں بھی ایسا استعمال ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذ اسر النبی الیٰ بعض ازواجہ حدیثاً۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعض ازواج کو مخفی طور پر ایک بات بتائی۔ اس جگہ ایک زوجہ کے لئے بعض ازواج کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں:

اسی طرح عام محاورات میں روزانہ ہم اس قسم کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اور اس سے مراد ایک ہی فرد ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک واعظ جب کسی شخص میں کوئی عیب دیکھتا ہے۔ تو اس کا نام نہ لیتے ہوئے کہہ دیتا ہے۔ کہ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں۔ یا بعض افراد نے ایسی حرکت کی ہے۔ اور مراد اس سے ایک ہی فرد ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی محاورہ کو اس جگہ استعمال فرمایا ہے۔ اور مراد اس سے اپنا ہی وجود لیا ہے۔ چنانچہ ایسے محاورہ کا استعمال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب میں کئی جگہ پایا جاتا ہے:

(۱) حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۷ کے حاشیہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں اس امت کے بعض افراد کو مریم سے تشبیہ دیتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے۔ کہ وہ مریم عیسےٰ سے حاملہ ہوگئی اب ظاہر ہے۔ کہ اس امت میں بجز میرے کسی نے اس بات کا دعوےٰ نہیں کیا۔ کہ میرا نام خدا نے مریم رکھا۔ اور پھر اس مریم میں عیسےٰ کی رُوح پھونک دی ہے اور خدا کا کلام باطل نہیں۔ ضرور ہے۔ کہ اس امت میں کوئی اس کا مصداق ہو اور خوب غور کرکے دیکھ لو۔ اور دنیا میں تلاش کرلو۔ قرآن شریف کی اس آیت کا بجز میرے کوئی دنیا میں مصداق نہیں۔ پس یہ پیشگوئی سورہ تحریم میں خاص میرے لئے ہے۔"

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید میں جو بعض افراد کو مریم سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہ پیشگوئی خاص مسیح موعود کے لئے ہے۔ اب دیکھو بعض افراد سے مسیح موعود اس جگہ محض اپنا وجود خاص ہی مراد لے رہے ہیں

۲- اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۹ کالم ۳ کے ایک مضمون میں فرماتے ہیں:-

آپ کے جانشینوں اور آپ کی امت کے خادموں پر صاف صاف نبی اللہ بولنے کے واسطے دو امور مدنظر رکھنے ضروری تھے اول عظمت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوم عظمت اسلام۔ سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے پاس کی وجہ سے ان لوگوں پر ۱۳۰۰ برس تک نبی کا لفظ نہ بولا گیا۔ تاکہ آپ کی ختم نبوت کی ہتک نہ ہو کیونکہ اگر آپ کے بعد ہی آپ کی امت کے خلیفوں اور صلحاء لوگوں پر نبی کا لفظ بولا جانے لگتا۔ جیسے حضرت موسےٰ کے بعد لوگوں پر بولا جاتا رہا۔ تو اس میں آپ کی ختم نبوت کی ہتک تھی۔ اور کوئی حکمت نہ تھی۔ سو خدا نے ایسا کیا۔ کہ اپنی حکمت اور لطف سے آپ کے بعد تیرہ سو برس تک اس لفظ کو آپ کی امت پر سے اٹھا دیا۔ تاکہ آپ کی نبوت کی عظمت کا حق ادا ہو جائے۔ اور پھر چونکہ اسلام کی عظمت چاہتی تھی۔ کہ اس میں بھی بعض ایسے افراد ہوں۔ جن پر لفظ نبی اللہ بولا جائے۔ اور تا پہلے سلسلے سے اس کی مماثلت پوری ہو۔ اس لئے آخری زمانہ میں مسیح موعود کے واسطے آپ کی زبان سے نبی اللہ کا لفظ نکلوا دیا۔

اس حوالہ میں بعض افراد کے نبی ہونے کا ذکر ہے۔ مگر مراد اس سے صرف مسیح موعود کا اپنا ہی وجود ہے۔ پس الوصیت میں بعض افراد سے مراد مسیح موعود کا اپنا ہی وجود ہے۔ لاغیر۔ فتدبر ولاتکن من الجاھلین ؛

(قاضی محمد نذیر۔ امیر جماعت احمدیہ لائلپور)

# ہندوستان کے مختلف حصوں میں تبلیغ احمدیت



## سید پور (بنگال)

۱۹ جولائی اسلامیہ ہوٹل کے پروپرائٹر صاحب نے مجھے بلایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل اور حضور کے دعاوی سننے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ اسی روز عشاء کے بعد کا وقت مقرر ہوا۔ میں نے وقت مقررہ پر جاکر انہیں تبلیغ کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق انہوں نے چند اعتراضات بھی پیش کئے۔ جن کے جواب تفصیل سے دیئے گئے اگلے روز میں الفضل کے کچھ پرچے لیکر اسلامیہ ہوٹل میں پہونچ گیا۔ پروپرائٹر صاحب سے میں نے مولانا آزاد کے خطوط کا تذکرہ کرکے انہیں کہا۔ کہ آپ بھی ہوٹل کے پروپرائٹر ہیں۔ اس لئے سید فضل شاہ صاحب مالک شاہجہان ہوٹل کے ان خطوط کا جو انہوں نے مولانا آزاد سے حاصل کئے ہیں۔ مطالعہ کریں۔ ہوٹل کے پروپرائٹر ہونے کے علاوہ یہ صاحب چونکہ رہنے والے بمبئی کے ہیں۔ اس لئے اس معاملہ سے انہیں دلچسپی ہوگئی۔ اور انہوں نے بخوشی مطالعہ کرنا منظور کیا۔ چنانچہ رات کے وقت جب ہوٹل میں تمام اصحاب جمع ہوگئے۔ تو مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری کے الفضل میں شائع شدہ مضامین باآواز بلند پڑھ کر سنائے ابھی پہلا ہی مضمون ختم ہوا تھا۔ کہ ایک حکیم صاحب نے کہا۔ کہ میرے خیالات تو تبدیل ہونے لگ گئے ہیں۔ جب مضامین پڑھے جارہے تھے۔ تو درمیان میں ایک شخص لوگوں کو متاثر ہوتے ہوئے دیکھکر شور کرنے کے لئے کہنے لگے۔ کہ امرتسر میں پیر جماعت علی شاہ کے مقابلہ میں مرزا جی بھاگ گئے تھے۔ اس موقعہ پر پیشتر اس کے کہ ہوٹل کے پروپرائٹر صاحب کچھ بولتے یا بندہ خاموشی کی درخواست کرتا۔ حکیم صاحب نے جو کہ مضمون پڑھ رہے تھے۔ جھڑک دیا۔ اور کہا۔ کہ شرفاء کے مجمع میں شرافت سے گفتگو کرنا سیکھو۔ اس پر معترض اپنا سامنہ لیکر بیٹھ گیا۔ مولانا ابوالعطاء کے مضامین کے بعد حکیم صاحب نے جب الفضل کے مضامین اسی سلسلہ میں پڑھے۔ اور جب تمام مضامین ختم ہوگئے۔ تو حکیم صاحب نے اپنی رائے یہ دی۔ کہ واقعی ہر بات کا ثبوت مہیا کردیا ہے۔ حکیم صاحب موصوف بہار کے رہنے والے ہیں

۲۵ جولائی بروز ہفتہ ہوٹل کے پروپرائٹر صاحب اور حکیم صاحب نے ایک گھنٹے سے زائد عرصہ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے واقعہ صلیب کے متعلق یہود۔ عیسائی۔ عام مسلمان اور احمدی جماعت کے عقائد اور اجرائے نبوت کے دلائل کے موضوعات پر تبلیغی گفتگو کی۔ اور دونوں اصحاب جماعت احمدیہ کے دلائل سنکر بہت خوش ہوئے۔

(خاکسار سید محمود احمد شاہ)

## تلونڈی جھنگلاں (ضلع گورداسپور)

۵ اگست موضع تلونڈی جھنگلاں کے نوہی سکھوں نے اپنا دیوان منعقد کیا۔ جس میں گرد و نواح کے سکھوں کے علاوہ اپنے گیانی بھی بلائے۔ ہمیں بھی تقریر کرنے کے لئے وقت دیا گیا۔ اور گیانی واحد حسین صاحب نے نہایت دلچسپ تقریر کی۔ گیانی صاحب نے بتایا۔ کہ سکھ مذہب والوں کا خیال کہ ان کے پیشواؤں پر مسلمان بادشاہوں نے ظلم کئے۔ بالکل غلط ہے اور متعدد حوالہ جات اس کی تردید میں پیش کئے۔ نیز کہا۔ کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے مساوات قائم کی ہے۔ برخلاف اس کے سکھ مذہب میں مساوات نہیں۔ اگر سکھ مذہب میں مساوات ہے۔ تو نوہی سکھوں کے ساتھ مل کر کھانا کھائیں۔ اپنے کنوؤں سے پانی بھرنے دیں۔ اور اپنے گوردوارہ میں داخل ہونے دیں۔ تقریر کا پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار عبدالرحیم تلونڈی جھنگلاں ؛

## سکھر

تین اجلاس انجمن احمدیہ سکھر میں منعقد ہوئے۔ جس میں متعدد آریہ صاحبان سناتنی سکھ اور اہلسنت والجماعت کے سمجھدار اور تعلیم یافتہ طبقہ کے دوست شامل ہوتے رہے۔ پہلے دو اجلاسوں میں بابو اللہ داد خانصاحب نے لیکچر دیئے۔ صاحب موصوف نے انبیاء کی پیشگوئیوں کو ایسے واضح طریق سے پیش کیا۔ کہ سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ مسلمانوں نے اس سلسلہ کو جاری رکھنے کی آرزو ظاہر کی۔ تیسرے اجلاس میں تمام مذاہب کو اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ڈاکٹر محمد حسن خانصاحب نے اس مضمون پر تقریر کی۔ ایک آریہ صاحب نے اعتراض کئے۔ جن کو معقول جواب دیئے گئے۔ (نامہ نگار)

## فیروزپور شہر میں احرار کی شرارت

۱۵ اگست جماعت احمدیہ فیروزپور شہر کا ایک تبلیغی جلسہ چوک ڈاکٹر بوٹا مل صاحب میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جناب حکیم عبدالعزیز صاحب نے کی۔ حاضری کافی تھی مولوی محمد اعظم صاحب مولوی فاضل نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک مدلل تقریر کی۔ جس کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ تقریر کے اختتام پر ایک صاحب نے اس کے اکثر حصوں سے اپنا اتفاق رائے ظاہر کرتے ہوئے اس کے ایک آدھ پہلو کے متعلق اپنی مزید تشفی چاہی۔ جس کی حکیم عبدالعزیز صاحب و پیر صلاح الدین صاحب نے اچھی طرح وضاحت کی۔ احراری عنصر جو محض جلسہ میں شرارت کرنے کیلئے موجود تھے۔ انہوں نے شور برپا کردیا۔ اور اپنے اخلاق۔ تہذیب کی اس قدر مٹی خراب کی۔ کہ بعض غیر مسلم احباب نے جو جلسہ میں موجود تھے۔ نہایت نفرت کا اظہار کیا۔

# تحریک جدید کے ایک مجاہد کا قادیان سے سنگاپور تک کا سفر



(سید شاہ محمد صاحب ہزاروی کے قلم سے)

## قادیان کی کشش

میں تبلیغ کے متعلق ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے ۱۲ فروری ۱۹۳۵ء سے ۸ اپریل ۱۹۳۶ء تک دارالامان میں مہمان خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک کمرہ موسومہ "بزرگ صاحب والی کوٹھڑی" میں مقیم رہا۔ دارالامان کی بابرکت اور ایمان پرور سوسائٹی کا حقیقی لطف اسی وقت اٹھایا جا سکتا ہے۔ جب انسان کچھ عرصہ دارالامان میں آکر رہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر کا مہمان ہو۔ مجھے جس بابرکت اور روحانی صحبت میں وقت گذارنے کا موقع ملا۔ اس پر میں جتنا بھی فخر کروں بجا ہے ۶ فروری ۱۹۳۶ء کو جب مجھے پاسپورٹ ملا۔ تو ایک رقت انگیز کیفیت میری طبیعت پر طاری ہو گئی۔ یوں بھی قادیان کی پاک بستی اپنے اندر ایک عجیب کشش رکھتی ہے۔ لیکن اس دن سے تو دارالامان کی ہر چیز میری توجہ اپنی طرف کھینچنے لگی یہاں تک کہ جب ۸ اپریل کو روانہ ہونے کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فیصلہ صادر فرما دیا تو مقدس سرزمین کا ہر فرد۔ ہر مکان اور مہمان خانہ کا ایک ایک ذرہ عجیب دلربا منظر پیش کرتا ہوا نظر آتا تھا۔ مگر باوجود اس کے یہ اللہ تعالےٰ کا فضل تھا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس روح کا اثر جو حضور نے جماعت کے اندر پھونک دی ہے۔ کہ میں باوجود اپنی کمزوریوں کے اپنی روح کو سلسلہ عالیہ کی خدمت اور اپنے آقا کی اطاعت کے لئے خوش و مستعد پاتا تھا فتوکلت علی اللہ

## قادیان سے روانگی

روانگی سے دو تین دن قبل احباب کرام نے ٹی پارٹی۔ دعوتوں اور قیمتی نصائح وغیرہ سے مجھ ناچیز کی حوصلہ افزائی فرمائی آخر میں خوشی اور غم دونو قسم کے جذبات کے ساتھ مہمان خانہ سے نکلا اور پیاری بستی دارالامان کو الوداع کہا۔ اس دن ہم تین بھائیوں مولوی محمد الدین صاحب مولوی عنایت اللہ صاحب اور خاکسار نے روانہ ہونا تھا۔ جب میں ریلوے سٹیشن پر پہنچا تو وہاں احباب کرام بزرگ و خورد اور وہ قابل قدر وجود جن کی پیس خاک پا بھی نہیں سٹیشن کی طرف آ رہے تھے۔ احباب نے مصافحوں۔ معانقوں اور پھولوں کے ہار پہنانے سے اپنے جذبات محبت کا اظہار کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔ اپنے غلاموں کی حوصلہ افزائی کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی گاڑی کے روانہ ہونے سے بہت پہلے تشریف لے آئے۔ حضور نے مجمع سمیت دعا فرمائی اور بعد دعا اپنے ناچیز خادموں سے معانقہ فرمایا اور اپنے دست مبارک سے پھولوں کے ہار پہنائے۔ آخر گاڑی نے وسل دی۔ اور "اللہ اکبر" "حضرت امیر المومنین زندہ باد" "مجاہدین احمدیت زندہ باد" کے نعروں میں روانہ ہو گی۔ جب تک گاڑی پلیٹ فارم پر سے دکھائی دیتی رہی۔ حضرت امیر المومنین پلیٹ فارم پر تشریف فرما رہے ان حالات میں جدائی کا طبعاً ایک گہرا اثر ہوا۔ لیکن جہاں مجھے اپنے اعزا و اقارب اور بزرگوں کی جدائی اور مقدس سرزمین سے علیحدگی کا غم تھا۔ وہاں اس امر سے خوشی بھی تھی۔ کہ پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خدمت دین کے لئے یہ جدائی اختیار کی گئی ہے۔

## امرتسر۔ کلکتہ۔ رنگون

سٹیشن امرتسر پر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو پہلی دفعہ دیکھا۔ جن سے مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب یا بابو فقیر علی صاحب نے مخاطب ہو کر کہا۔ "مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور سلسلہ عالیہ کی روزمرہ ترقی کا ثبوت دیکھئے۔ یہ ہمارے نوجوان مجاہدین غیر ممالک کو سلسلہ تبلیغ جا رہے ہیں" مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتوی نے کہا۔ مولوی صاحب کے ذریعہ بھی احمدیت کی خوب تبلیغ ہو رہی ہے۔ میں ان کا بڑا ممنون ہوں۔ کیونکہ میں بھی انہی کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوا ہوں" مولوی صاحب مسکرا کر چلے گئے۔ سہارنپور تک ایک اور نوجوان احمدی بھائی سفر میں ہم رکاب رہے ۲۰ مئی کو ہم ۱۲ بجے دن کے کلکتہ پہنچے کلکتہ میں چار دن ٹھہرنے کے بعد ۲۴ مئی کو "کیرا گولا" نامی جہاز پر روانہ ہوئے یہاں سے ہمارے ساتھ ایک اور احمدی نوجوان اودلڈ بوائے تعلیم الاسلام ہائی سکول بھی ہم سفر ہو گئے۔ کلکتہ کی جماعت کے بہت سے احمدی احباب ہمیں الوداع کہنے پورٹ پر تشریف لائے۔ ۲۷ مئی کی صبح ½۷ بجے جہاز رنگون پورٹ پر لگا۔ بندرگاہ پر چند احمدی احباب موجود تھے۔ رنگون میں تین دن قیام کیا۔ بدھ مذہب والوں کا ایک معبد۔ "The Shwe Dagon Pagoda" دیکھا جو بہت بڑا ہے اور جس میں ہزاروں سنہری بت بنے ہوئے ہیں۔ Royal Lake بہت بڑی جھیل ہے۔ بڑی خوبصورت اور قدرتی مناظر پیش کرتی ہے۔

رنگون میں سب سے زیادہ طبیعت پر اثر کرنے والی چیز ابوظفر بہادر شاہ آخری مغل شہنشاہ دہلی کی قبر ہے۔ سنا ہے۔ چند سال ہوئے محکمہ آثار قدیمہ نے لوگوں کے بار بار توجہ دلانے پر قبر قدرے ٹھیک کر دی ہے۔ بدقسمت بادشاہ کی قبر پر یہ شعر یاد آجاتا ہے۔ جو اس نے تخیل کی دنیا میں کہا تھا مگر آج حقیقت بنا ہوا ہے کہ ؎

پس مرگ قبر پہ اے ظفر کوئی فاتحہ بھی کہاں پڑھے
وہ جو ٹوٹی قبر کا تھا نشاں اسے ٹھوکروں سے اڑا دیا

بادشاہ کی وفات ۷ نومبر ۱۸۶۲ء کو ہوئی۔ بادشاہ کی بیگم زینت محل کی قبر بھی وہیں ہے۔ ملکہ نے ۱۷ جولائی ۱۸۸۶ء کو وفات پائی۔

تین دن کے قیام کے بعد ۳۰ مئی کو اسی جہاز میں صبح ½۷ بجے روانہ ہوئے بہت سے احباب کرام الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے

۳ جون کو جہاز پینانگ کی بندرگاہ پر پہنچا۔ جہاں سے ہمارے تیسرے ساتھی حلیم احمد صاحب جنہوں نے کوالالمپور جانا تھا ہم سے جدا ہوئے

## پینانگ اور سنگاپور

پینانگ سے روانہ ہو جانے کے بعد جہاز کے گنر Gunner کے ساتھ مسئلہ جہاد پر گفتگو ہوئی یہ کلکتہ کا رہنے والا تھا اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے اس کی گفتگو سے چند باتیں پیش کرتا ہوں۔ اس کو یہ بتایا گیا کہ اسلام نے تلوار کے جہاد کی کس حالت میں اجازت دی ہے۔ لیکن وہ اپنی بات پر اڑا رہا۔ دوران گفتگو میں وہ کہنے لگا بھائی میں ہوں تو مسلمان لیکن سچ پوچھتے تو مجھے یہ بھی یقین نہیں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نبی بھی تھے یا نہیں۔ نیز اسی طرح حضرت جبرائیل کا (نعوذ باللہ) من گھڑت نزول اور قرآن لانا بھی میری سمجھ میں نہیں آسکتا اور حقیقت یہ ہے کہ مجھے تو یہ بھی سمجھ نہیں آتی کہ آیا خدا کی بھی کوئی ہستی ہے یا نہیں ....... لیکن اسلام کے Social Laws جو ہیں ان کا مقابلہ کوئی مذہب اور سوسائٹی نہیں کر سکتی" یہ آج کل کے مسلمانوں کی حالت کا نقشہ ہے۔ اور باوجود اس کے ان کے نزدیک ابھی مہدی معہود و مسیح موعودؑ کے نزول کا وقت نہیں آیا۔

۵ جون کو ۱۲ بجے دن جہاز سنگاپور کے قریب سمندر میں کھڑا ہو گیا۔ اور وہاں سے Deck Passengers کو اتار کر بذریعہ موٹر بوٹ Quarantine Station میں پہنچایا گیا۔ کیونکہ جہاز میں ایک کالرا کا کیس ہو گیا تھا۔ کوارنٹین سٹیشن ایک چھوٹا خوشنما St. John's Island نامی جزیرہ ہے۔ یہاں ہم پانچ دن ٹھہرے رہے۔ اس جگہ ہمیں مولوی غلام حسین صاحب ایاز کا خط ملا۔ کہ وہ ۱۰ جون کو ۷ بجے صبح ہمیں لینے کے لئے سنگاپور بندرگاہ پر پہنچ جاویں گے۔ انڈیا سے جو مسافر بھی آتے ہیں انہیں عموماً کوارنٹین میں رکھا جاتا ہے۔

۱۰ جون کا دن میرے لئے مزید ایمانی مضبوطی کا باعث ہؤا۔ اس دن جزیرہ کے کنارے موٹر بوٹ آگیا اور ۹½ بجے کے قریب ہم نے اپنا سامان بوٹ میں رکھنا شروع کر دیا۔ میرا کتابوں والا بکس جس میں کہ زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کتب اور کچھ دیگر کتب سلسلہ تھیں۔ یکلخت بوٹ میں چڑھاتے وقت ایک آدمی کے ہاتھ سے چھوٹ کر سمندر میں جا پڑا۔ بکس کا ایک کڑہ راستے میں ٹوٹ گیا تھا۔ اس لئے ایک طرف سے اچھی طرح سنبھالا نہ جا سکا۔ بکس کا وزن ایک من پچیس سیر پختہ تھا۔ جونہی کہ وُہ سمندر میں گرا میں نے اللہ تعالےٰ کا نام لے کر ہاتھ آگے بڑھایا۔ اور بڑی مشکل سے بکس کا تالا ہاتھ میں آگیا۔ میرا ایک پاؤں کنارے پر تھا۔ اور دوسرا موٹر بوٹ کے سہارے لگایا ہؤا تھا۔ میں نے تالے کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے بکس کو اپنی طرف کھینچنا شروع کیا۔ اور محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے صرف ایک ہاتھ سے تالے کو پکڑ کر اتنا وزنی بکس باہر نکال لیا۔ الحمد للہ مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا۔ کہ اس وقت میرے بازو میں اتنی قوت کہاں سے آگئی۔ دراصل یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی تھی۔ جس کی برکت سے اتنا مشکل بلکہ ناممکن کام آسان اور ممکن ہوگیا۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ عبدک المسیح الموعود وبارک وسلم۔ ۱۰ بجے کے قریب ہم بندرگاہ پر پہونچے۔ جہاں مولوی غلام حسین صاحب ایاز مولوی فاضل ہمارا انتظار کر رہے تھے۔

## مجرب نسخے

بحوالہ الفضل مورخہ ۲۳ اگست "نسخہ جات کی ضرورت" اگر برادر احمد الدین صاحب سکن ہارموں کو واقعی پھیپھڑے کی دق ہے۔ تو ہومیوپیتھک دوا ACHNANTHES تین سے پانچ قطرے یومیہ دینے سے فائدہ ہو سکتا ہے
۲۔ سید غلام مصطفےٰ صاحب EUPHRASIA سے آنکھ کو دھویں اور SILICIA اندرونی طور پر دینے سے آنکھ کو فائدہ ہو جائے گا۔ دونوں دوائیں ہومیوپیتھک ہیں۔

ایم - ایچ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

## اعلانِ نکاح

۲۰ اگست حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے برادرم ملک نواب خان صاحب پبلک ہیلتھ ڈسپنسر راولپنڈی کا نکاح امۃ الحکیم صاحبہ بنت چوہدری عبد الحکیم صاحب سے بعوض مبلغ پانچسو روپے مہر پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار نصر اللہ خان متعلم ایس اے جھنی ناگڑیاں ضلع گجرات

# خریداران الفضل جنکو وی پی ہونگے

## ۸ ستمبر ۱۹۳۶ء کو وی پی ڈاکخانہ میں دیدیئے جائینگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۵ اگست لغایت ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام ۸ ستمبر کی صبح کو اخبار وی۔ پی ہوگا۔ جس کے وصول نہ ہونے کی صورت میں حسب قواعد دفتر اخبار بند ہو جائے گا۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس تاریخ سے قبل بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرمادیں۔ اگر کوئی دوست اس سلسلہ میں کوئی اطلاع دینا چاہیں۔ تو وُہ بھی اس تاریخ تک بھیج دیں۔ ورنہ ۶ ستمبر کے بعد کی اطلاع کی تعمیل نہ ہوسکے گی۔ کیونکہ وی۔ پی روانہ ہو چکے ہوں گے۔

۱۲۹ - محمد قاسم صاحب
۲۰۱ - میاں غلام رسول صاحب
۲۸۶ - مولوی سعد اللہ صاحب
۳۷۷ - محمد امیر صاحب
۴۸۲ - ملک عبد العزیز صاحب
۷۹۳ - مولوی عمر الدین صاحب
۹۴۹ - محمد الدین صاحب
۹۳۵ - صدر الدین صاحب
۹۷۹ - خوشی محمد صاحب
۱۰۷۴ - سلطان عالم صاحب
۸۱۷ - فخر الاسلام صاحب
۱۰۵۱ - ماسٹر محمد پریل صاحب
۱۶۱۹ - محمد الیاس الدین صاحب
۱۷۴۱ - جان محمد صاحب
۱۸۱۸ - بلند بخش صاحب
۲۱۷۴ - رحیم اللہ صاحب
۱۷۸۸ - طفیل محمد شاہ صاحب
۲۵۵۶ - محمد یوسف صاحب
۲۶۳۲ - وزیر علی صاحب
۲۷۵۵ - برکت اللہ صاحب
۳۱۷۰ - میاں غلام حسین صاحب
۳۲۱۵ - ڈاکٹر محمد اشرف صاحب
۳۷۰۸ - ناصر الدین صاحب
۳۷۴۸ - شیخ بدر الدین صاحب
۲۸۷۱ - ملک صاحب خانصاحب نون
۳۹۹۳ - احمد صاحب
۴۱۹۱ - قمر الدین صاحب
۴۷۸۴ - جلال الدین صاحب
۴۸۷۳ - مہر اللہ صاحب
۱۷۰۹ - ماسٹر شبیر عالم صاحب
۴۹۲۵ - سید صادق علی صاحب

۴۳۰۲ - سلطان محمد صاحب
۴۳۳۴ - غلام قادر صاحب
۴۴۵۰ - محمد عبد اللہ صاحب
۴۶۲۴ - مرزا محمد علی بیگ صاحب
۴۷۹۱ - محمد یعقوب صاحب
۴۸۰۰ - ڈاکٹر عبد الوحید صاحب
۴۸۲۹ - محمد حسین صاحب
۵۲۳۱ - محمد بخش صاحب
۵۱۹۱ - شیر محمد صاحب
۵۳۱۶ - خلیل شاہ صاحب
۵۳۳۰ - چودہری سردار خانصاحب
۵۳۸۸ - محمد الدین صاحب
۵۶۱۳ - ملاں کرم الٰہی صاحب
۵۶۴۹ - اللہ دتا صاحب
۵۸۹۶ - سید عبد الجبار شاہ صاحب
۵۹۱۲ - عبد القدوس صاحب
۶۰۴۱ - عبد الغفور صاحب
۶۱۲۰ - گلزار محمد صاحب
۶۱۸۶ - محمد خان صاحب
۶۳۲۰ - محمد عالم صاحب
۶۷۰۰ - شمس الدین صاحب
۶۹۲۴ - دوست محمد صاحب
۶۹۲۶ - مرزا عطاء اللہ صاحب
۷۱۳۱ - امام الدین صاحب
۷۱۸۳ - کریم بخش صاحب
۷۲۵۷ - بنت ڈاکٹر احمد خانصاحب
۷۵۵۸ - ملک حسن محمد صاحب
۷۵۲۷ - عنایت اللہ صاحب
۷۷۸۳ - نور حسن صاحب
۷۹۶۲ - ڈاکٹر چودہری محمد انور صاحب
۶۷۶۷ - بابو احمد اللہ صاحب

۷۹۵۲ - احمد حسین سعید صاحب
۸۱۶۵ - بابو غلام محمد صاحب
۸۲۶۲ - عبد الحق صاحب
۸۳۱۰ - قاضی ظہیر الدین صاحب
۸۳۱۹ - محمد شفیع صاحب
۸۳۷۰ - عبد الرزاق صاحب
۸۴۰۷ - محمد حبیب علی صاحب
۸۴۷۲ - ملک کرم الٰہی صاحب
۸۵۹۷ - فرزند علی شاہ صاحب
۸۴۵۵ - الیس محمد امین صاحب
۸۴۵۸ - سید محمد مقصود علی شاہ صاحب
۸۵۸۳ - محمد اشرف صاحب
۸۶۶۱ - راجہ غلام محمد صاحب
۸۶۲۵ - خواجہ نظام الدین صاحب
۸۸۶۱ - ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۸۸۸۱ - چودہری غلام محمد صاحب
۸۸۸۷ - عاشق محمد صاحب
۸۸۹۰ - محمد شفیع صاحب
۸۹۱۶ - عین علی شاہ صاحب
۹۱۰۴ - عنایت اللہ صاحب
۶۹۶۱ - بشارت احمد صاحب
۴۴۹۷ - چودہری خیر الدین صاحب
۷۶۲۹ - محمد یعقوب صاحب
۹۲۲۰ - چودہری برکت اللہ صاحب
۹۲۱۱ - غلام محمد صاحب
۹۲۲۳ - فتح محمد صاحب
۹۱۶۳ - سید محمد افضل شاہ صاحب
۹۲۱۲ - ایم - اے سبحان صاحب
۹۲۳۷ - حاجی بلال صاحب
۹۲۴۷ - بابو عطاء اللہ صاحب
۹۳۰۹ - قمر الدین صاحب

۹۳۳۴ - منشی عبد اللہ صاحب
۹۳۳۵ - محمد اسحاق صاحب
۹۴۱۰ - یعقوب برادرس
۹۴۶۳ - دوست محمد خان صاحب
۹۴۶۷ - چودہری محمد الدین صاحب
۹۴۶۰ - بشیر احمد صاحب
۹۴۸۲ - خواجہ محمد شریف صاحب
۹۴۸۵ - عنایت اللہ صاحب
۹۵۰۹ - محمد رمضان صاحب
۹۶۰۹ - محمود احمد صاحب ناصر
۹۶۲۰ - چوہری محمد الدین صاحب
۹۶۰۰ - محمد ابراہیم صاحب
۹۶۳۹ - عبد المجید صاحب
۹۶۵۵ - فضل حق صاحب
۹۶۸۴ - ملک عزیز احمد صاحب
۹۶۸۷ - ایم - ایچ احمدی
۹۷۰۷ - مینیجر دی مسلم پارک
۹۷۳۳ - چودہری غلام احمد صاحب
۹۸۰۳ - رسول شاہ صاحب
۹۸۶۷ - سید عنایت حسین صاحب
۹۱۲۶ - محمد شجاعت علی صاحب
۹۵۹۸ - سید تاج حسین صاحب
۹۱۰۸ - محمد خورشید عالم صاحب
۹۸۵۶ - رشید محمد صاحب
۹۷۵۵ - فضل حق خانصاحب
۹۸۷۴ - منشی کرم الدین صاحب
۹۸۶۴ - ڈاکٹر غلام علی صاحب
۹۹۲۳ - سید محمد ہاشم صاحب
۹۹۳۲ - اللہ داد صاحب
۹۸۷۴ - عبد اللہ صاحب
۹۹۴۷ - شیخ مولا بخش صاحب
۹۹۵۶ - ڈاکٹر ایس - ایم احمد صاحب
۹۹۵۸ - فضل کریم صاحب بی - اے
۹۹۴۴ - چودہری خان صاحب
۹۹۵۹ - قمر الدین صاحب
۹۹۶۰ - چودہری عبد الرحمن صاحب
۹۹۸۴ - مرزا غلام سرور صاحب
۱۰۰۶۰ - حکیم محبوب الرحمن صاحب
۱۰۱۱۰ - منور احمد صاحب
۱۰۱۷۷ - پریذیڈنٹ صاحب
۱۰۱۹۴ - مبارک احمد صاحب

۱۰۲۱۰ سید مصطفیٰ حسین صاحب
۱۰۲۵۱ چوہدری رحمت علی صاحب
۱۰۲۵۸ ایم عطا محمد صاحب
۱۰۲۶۵ سردار محمد صاحب
۱۰۲۸۴ چوہدری سلطان علی صاحب
۱۰۲۸۹ غلام مولا خادم
۱۰۳۲۰ عبدالواحد خان صاحب
۱۰۳۷۰ صالح محمد صاحب
۱۰۳۷۶ ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب
۱۰۴۱۴ امیر محمد شاہ صاحب
۱۰۴۳۲ محمد بخش صاحب
۱۰۴۴۴ عبدالرزاق صاحب
۱۰۴۷۳ عبدالرحیم صاحب
۱۰۵۰۶ عبداللطیف صاحب
۱۰۵۰۷ مولوی محمد عمر خان صاحب
۱۰۵۴۶ محمد محسن صاحب
۱۰۵۶۴ عبدالعلی صاحب
۱۰۵۶۵ نند سنگھ صاحب
۱۰۶۰۳ نبی بخش صاحب
۱۰۶۰۴ غلام مصطفیٰ صاحب
۱۰۶۰۵ رحمت خان صاحب
۱۰۶۶۶ محمد لطیف صاحب
۱۰۶۸۹ سید ناظر حسین صاحب
۱۰۶۹۳ خدا بخش صاحب
۱۰۷۲۱ حافظ سخاوت علی صاحب
۱۰۷۵۵ فقیر عبدالرحمٰن صاحب
۱۰۷۲۵ خواجہ علیم الدین صاحب
۱۰۷۳۰ ملک بشیر محمد صاحب
۱۰۷۳۱ شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۰۵۷۵ چوہدری غلام رسول صاحب

۱۰۷۷۷ مرزا محمد زمان صاحب
۱۰۷۸ ولی محمد صاحب
۱۰۷۸۳ عبدالشکور صاحب
۱۰۷۹۶ غلام رسول صاحب
۱۰۷۹۸ ڈاکٹر محمد سعید صاحب
۱۰۸۰۱ عبدالغفور صاحب
۱۰۸۱۸ چوہدری غلام حسین صاحب
۱۰۸۴۰ پیر محمد اکبر صاحب
۱۰۸۵۴ سیکرٹری لجنہ
۱۰۸۵۸ خواجہ محمد اقبال صاحب
۱۰۸۷۵ محمد شریف صاحب
۱۰۸۶۸ لفٹننٹ خان عبدالمجید خان صاحب
۱۰۸۷۷ سید محمد شاہ صاحب
۱۰۸۸۱ ایم عبدالستار صاحب خان
۱۰۹۰۰ شیخ مولا بخش صاحب
۱۰۹۰۳ حکیم مہربان علی صاحب
۱۰۹۱۴ ماسٹر نواب الدین صاحب
۱۰۹۳۷ سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۰۹۴۹ عبدالحق صاحب
۱۰۹۶۶ چوہدری محمد حسین صاحب
۱۱۰۵۵ غلام محمد صاحب
۱۱۰۷ محمد ابراہیم صاحب
۱۱۱۴ خلیل الرحمٰن صاحب
۱۱۶۷ غلام محمد صاحب
۱۱۲۵۹ احمد ارفع الدین صاحب
۱۱۱۲۴ پبلک انسپٹر دور
۱۱۱۲۷ محمد الطاف صاحب
۱۱۱۳۱ پیر بخش صاحب
۱۱۱۵۶ امیر جماعت جہونی
۱۱۱۶۱ سیکرٹری جماعت احمدیہ

۱۱۱۸۲ ملک بشیر محمد صاحب
۱۱۲۷۲ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب
۱۱۲۷۹ بابو نذیر احمد صاحب
۱۱۲۸۴ محمد رمضان صاحب
۱۱۳۱۱ استری نذیر حسین صاحب
۱۱۳۱۳ سیٹھ کرم علی صاحب
۱۱۳۲۷ محمد اشرف صاحب
۱۱۳۲۸ ولی محمد صاحب
۱۱۳۳۶ احسان الٰہی صاحب
۱۱۳۴۳ عزیز الدین احمد صاحب
۱۱۳۴۹ عطاء الرحمٰن صاحب
۱۱۳۵۷ علم الدین صاحب
۱۱۳۲۱ ملک فیض بخش صاحب
۱۱۳۳۲ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۱۳۳۳ بابو نور محمد صاحب
۱۱۳۴۵ سردار فیض صاحب
۱۱۳۵۶ ملک برکت علی صاحب
۱۱۳۶۵ منظور حسین صاحب
۱۱۳۶۶ رحمت علی صاحب
۱۱۳۷۱ سراج الدین صاحب
۱۱۳۷۲ منظور احمد صاحب
۱۱۳۷۳ حامد علی صاحب
۱۱۳۷۴ خلیل الرحمٰن صاحب
۱۱۳۷۵ تاج الدین صاحب
۱۱۳۸۰ میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۳۸۲ چوہدری سردار احمد صاحب
۱۱۳۹۸ ایم عطاء رحیم صاحبہ
۱۱۳۸۸ غلام حسین صاحب
۱۱۳۹۰ محمد رفیع خان صاحب
۱۱۳۹۵ محمد عبداللہ صاحب

(باقی)

# راوی میں قیامت خیز سیلاب

لاہور ۲۵ اگست۔ دریائے راوی کی طغیانی نے کل کی نسبت زیادہ خوفناک شکل اختیار کرلی ہے۔ اس وقت دریا کا پانی شاہی قلعہ لاہور۔ گوردوارہ ڈیرہ صاحب وغیرہ عمارات کی دیواروں کے ساتھ ٹکرا رہا ہے شاہی قلعہ سے دریا کی طرف نظر ڈالنے سے میلوں تک پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ اور راوی روڈ کے دونوں طرف لچھمن سنگھ کی آبادی۔ قصور پورہ۔ مالی پورہ میں پانی بھر رہا ہے اس نئی آبادی کے مکانات اور سڑک کے دونوں طرف کی سوداگران چوب کی دوکانیں اس طرح معلوم ہوتی ہیں۔ جیسے دریا میں بوٹ ہاؤس تیر رہے ہیں۔ سڑک کے دونوں طرف تقریباً ۲۰۰ دوکانیں اور مکانات خالی ہو چکے ہیں اور لوگ کشتیوں کے ذریعہ سامان مکانوں سے نکال رہے ہیں ان مکانوں میں رہنے والے سڑک کے دو طرف اپنے سامان اور بال بچوں سمیت ٹینٹ ڈالے پڑے ہیں۔ راوی روڈ تھانہ کی عمارت میں بھی پانی بھر رہا ہے۔ دریائے ایک دو فرلانگ ادھر لکڑی کی دکانیں ہیں اس جگہ پانی اس قدر چڑھ چکا ہے۔ کہ کئی ایک دکانوں کی چھت تک پہنچ چکا ہے ان دکانوں کا سارا سامان پانی میں غرق ہے پانی اوپر چڑھنے کی بجائے مختلف سمتوں میں کئی سو میل تک پھیل گیا ہے۔ آج صرف نصف فٹ پانی چڑھا ہے۔ اور دریا میں پانی کی گہرائی ۲۷ فٹ کے قریب بیان کی جاتی ہے۔

معتبر اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ دریائے راوی کے کنارے سے پرے تقریباً بارہ تیرہ دیہات جو سب کے سب ضلع شیخوپورہ کی حد میں ہیں۔ سیلاب کی نذر ہو چکے ہیں اس کے علاوہ اور بھی کچھ دیہات میں پانی پہنچ چکا ہے۔ لاہور۔ گوجرانوالہ روڈ پر لاریوں کی آمد و رفت بند ہے۔ شاہدرہ سٹیشن کے قریب ریلوے لائن کے اردگرد لاہور گوجرانوالہ روڈ پر پانی ہی پانی نظر آرہا ہے۔ اور نزدیک کے کارخانہ جات شاہدرہ ڈیونگ فیکٹری۔ رنگ بنانے کا کارخانہ وغیرہ پانی سے بھرے پڑے ہیں۔ تھانہ شاہدرہ کی عمارت میں پانی بھر رہا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں سانپ بلوں سے نکل کر ریل کی پٹڑی اور قریب کی خشک جگہ پر جمع ہیں بہت سے سانپ درختوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ فیکٹریوں کے قریب مشنری آنکھوں کا ہسپتال ہے۔ اس میں بھی پانی بھر رہا ہے ہسپتال کے تمام زیر علاج مریضوں کو ہسپتال سے باہر نکلنا پڑا۔ اور اب وہ درختوں کے سایہ میں سڑک پر سامان سمیت بیٹھے ہیں شہر میں اور نواحی علاقوں میں سیلاب کی اطلاعات سے ہیجان پھیل رہا ہے۔ ۱۶-۱۷ دیہات تباہ ہو چکے ہیں۔ ہزاروں روپیہ کا مال اور نقد پانی میں بہہ گیا ہے۔ منٹو پارک سے پانی شاہی قلعہ کی دیوار تک پہنچ گیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ دریائے راوی کی یہ طغیانی اس قدر زبردست ہے کہ گذشتہ تیس سال کے اندر دیکھنے میں نہیں آئی۔ حکام ریلیف اور کشتیوں کے ذریعے سیلاب زدگان اور ان کے مال و اسباب کو نکالنے میں مدد دے رہے ہیں تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ دریا کا پانی ایک فٹ اتر گیا ہے حکام نے پہلے یہ انتظام ہو کیا تھا۔ کہ ہوائی جہاز پر سیلاب زدہ علاقہ کا معائنہ کیا جائے۔ لیکن چند مشکلات کے پیش نظر یہ انتظام منسوخ کر دیا گیا ہے۔ ابھی تک اتلاف جان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

ہمکل نئے رنگ اور انداز کا دلچسپ اور نادر تبلیغی رسالہ

# فیصلہ دیوانِ عالی

## دربارہ کفر و اسلام احمدی و غیر احمدی



پچھلے دنوں غیر احمدیوں کی طرف سے اخبارات میں بڑے زور و شور سے یہ تحریک کی گئی تھی۔ کہ اہلِ اسلام کے مسلمہ و مستند علماء کے ایک دیوانِ عالی سے احمدی جماعت کے کفر و اسلام کے متعلق ایک فیصلہ کن فتوےٰ صادر کرایا جائے۔ مگر غیر احمدیوں کے لئے نہ تو نو من تیل ہوگا۔ اور نہ رادھا ناچیگی کے مطابق علماء سو کے افتراق و تشتت کے ماتحت ایسے دیوانِ عالی کا ڈھانچہ تیار ہونا ناممکنات میں سے ثابت ہوا لیکن غیر احمدیوں کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہمارے ایک دوست کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے۔ اور انہوں نے ایک دیوانِ عالی ایسا تجویز کیا ہے جسکے مستند اور مسلم ہونے سے اہلِ اسلام کا کوئی فرقہ بھی انکاری نہیں ہو سکتا۔ یعنی اس دیوانِ عالی کے چیف جسٹس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ممبرانِ دیوانِ عالی دیگر مسلمہ بزرگانِ اسلام ہیں۔ ان سب کے ایک ایک کے رائیں اور فتوے ختمِ نبوت اور کفر و اسلام اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جمع کر کے مقدس چیف جسٹس صلعم کا فیصلہ از روئے قانونِ بادشاہی یعنے قرآن کریم صادر شدہ پیش کیا گیا ہے پیرایہ بیان اور اندازِ استدلال نہایت دلچسپ اور بالکل نئے اور نرالے قسم کا ہے۔ پہلے مدعی یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ مع دلائل مختصر پیش کیا گیا ہے۔ پھر اس دعوےٰ کے متعلق دیوانِ عالی کے ۱۲ مسلم ججوں کی رائیں اور فتوے مع حوالجات دے کر آخری فیصلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چیف جسٹس کا دیا گیا ہے۔ اس کے بعد قانونِ بادشاہی یعنے قرآن مجید سے اس فیصلہ کی مطابقت دکھائی گئی ہے ؎

مزید برآں یہ دیوانِ عالی نہ صرف اہلِ اسلام کے مسلمات میں سے تجویز کیا گیا ہے۔ بلکہ ہندوؤں، پارسیوں، سکھوں، زرتشتیوں، بدھوں، یہودیوں، اور عیسائیوں کے مذاہب کے فتووں سے بھی تائید کر کے گویا تمام مذاہبِ عالم کے لئے مسلم و مصدق بنایا گیا ہے اس وقت کی شدید ترین مخالفت اس امر کی مقتضی ہے۔ کہ یہ رسالہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں بکثرت پھیلایا جائے۔ مسلم اور غیر مسلم دونوں طبقوں میں۔ اسلئے اسکی قیمت بھی کم سے کم یعنی صرف ۱؎ اور بغرض تقسیم بشرطیکہ تعداد مطلوبہ ایک سو سے کم نہ ہو صرف چار روپیہ فی سینکڑہ لئے جائینگے۔ زیرِ طبع ہے درخواستیں جلد سے جلد آنی چاہئیں تاکہ تعداد درخواستوں کو مدنظر رکھکر زیادہ چھپوائی جائے

**کتاب گھر قادیان**

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!



**برلن ۲۵ اگست**۔ جرمنی میں فوجی ملازمت کی میعاد کو دوگنا کر دیا گیا ہے۔ ہر ہٹلر اور ہر بلومبرگ کے دستخطوں سے ایک کمیونک شائع کیا گیا ہے کہ ہر ہٹلر نے فیصلہ کیا ہے کہ مسلح افواج کی تین برانچوں میں سرگرم فوجی خدمت کی میعاد کو دو سال مقرر کیا جائے۔ یورپ میں ہر ہٹلر کے اس اعلان سے سنسنی پیدا ہو گئی ہے۔

**پیرس ۲۵ اگست**۔ فرانسیسی اخبار "لا متین" لکھتا ہے۔ جرمنی اس وقت بیس لاکھ تربیت یافتہ سپاہی میدان میں لا سکتا ہے ایک اور اخبار رقمطراز ہے کہ خانہ جنگی نے ہسپانیہ کو تباہ کر رکھا ہے۔ لیکن اس جنگ میں ہر ہٹلر کو دوسری جنگ عظیم کی بنا رکھنے کے لئے ایک خاصہ بہانہ مل گیا ہے۔

**روما ۲۵ اگست**۔ فوجی حکام نے حبش ایریٹریا۔ اور سمالی لینڈ کی اطالوی فوج میں بھرتی کے لئے اعلان کیا ہے۔ بھرتی ہونے والوں کو نقد انعام اور ملازم ہونے کے بعد گراں قدر تنخواہیں دی جائیں گی۔

**پیرس ۲۵ اگست** اخبار "لا متین" رقمطراز ہے کہ قبیلہ ریف کے سردار عبدالکریم کو ۱۹۲۶ء میں فرانسیسی مراکش کے ناکام انقلاب کے بعد ایک جزیرہ میں نظر بند کر دیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ اس جزیرہ سے پر اسرار طور پر کسی نامعلوم مقام کو چلے گئے ہیں۔

**ماسکو ۲۵ اگست**۔ روس کی سازش کے ۱۶ ملزمین کی اپیل سنٹرل ایگزیکٹو کونسل نے مسترد کر دی۔ اس لئے ان سب کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔

**دہلی ۲۵ اگست**۔ اتوار کی صبح کو کوچہ بلیماراں میں ایک دکان میں آگ لگ گئی۔ اور بڑی سرعت سے دوسری دکانوں میں پھیل گئی۔ ایک گھنٹہ کی کوشش سے آگ پر قابو پا لیا گیا۔ آتشزدگی کا دوسرا واقعہ دوشنبہ کو ایک کارخانہ میں ہوا۔ جس میں تمام سامان جل کر راکھ ہو گیا نقصان کا اندازہ پچاس ہزار روپیہ قریب کیا جاتا ہے

**برلن ۲۵ اگست**۔ جرمنی میں ہر ہٹلر کے نئے فوجی حکم کی وجہ جواز یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ جرمنی کی نازی حکومت نے جو قیام امن کی ضامن۔ ملک کی آزادی اور قوم کے تمدن کی محافظ ہے۔ روسی ملوکیت اور اس کے حربی انتباہ کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ اقدام کیا ہے۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ جرمن سپاہیوں کی تعداد دس لاکھ کر دی جائے گی۔

**برسلز** (بذریعہ ڈاک) بلجیم میں دینزی لینڈ کی حکومت کے خلاف اشتراکیوں کی سرگرمیاں کامیاب ہو رہی ہیں۔ اور ان کے پراپیگنڈا کا اثر یہ ہوا ہے کہ جرمنی سرحد کی چھاؤنی پر سپاہیوں نے مزید عرصے کیلئے فوج میں رہنے سے انکار کر دیا ہے۔

**ماسکو ۲۵ اگست**۔ ایم لٹونوف نے فرانسیسی سفیر کو اطلاع دی ہے کہ حکومت سوویٹ کو ہسپانیہ میں اسلحہ اور گولی بارود بھیجنے کی ممانعت کی تجویز سے اتفاق ہے۔

**لنڈن ۲۵ اگست**۔ میڈرڈ پر بمباری کی خبر کی تصدیق حکومت ہسپانیہ نے بھی کر دی ہے۔ لیکن یہ تشریح پیش کی ہے۔ کہ بمباری صرف ہوائی مستقر پر ہوئی۔ جو شہر کے دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ مراکش سے طیاروں کے ذریعہ مراکش کی فوج ہسپانیہ پہنچا دی گئی ہے۔ اب گوڈاراما کے مقام پر فیصلہ کن جنگ ہوگی۔ اور ممکن ہے۔ یہ آخری معرکہ ثابت ہو۔

**بمبئی ۲۵ اگست**۔ بمبئی میں انجمن تحفظ حقوق شہریت کا افتتاح کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ جب تک ہندوستان غلام ہے کوئی ہندوستانی سیاست سے علیحدہ نہیں ہو سکتا۔ سول لبرٹیز یونین کی ضرورت کانگرس کے لئے نہیں۔ بلکہ ہندوستان کے ہر ذی فہم انسان کے لئے ہے۔ جس کی شہری آزادی کے سلب ہو جانے کا خطرہ ہر لحظہ رہتا ہے۔

**لنڈن ۲۵ اگست**۔ میڈرڈ میں مقیم برطانیہ۔ فرانس۔ ارجن ٹائن اور دیگر ملکوں کے سفیروں نے ہسپانوی بغاوت کو رد کرنے کے لئے اپنی اپنی حکومت کو تجاویز ارسال کی ہیں۔ اس تجویز پر لنڈن کے دفتر خارجہ میں غور و خوض ہو رہا ہے۔

**ترچناپلی ۲۵ اگست**۔ ڈاکٹر ٹی این ایس راجن نے کانگرس کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ انہوں نے ترچناپلی میونسپل کونسل سے بھی استعفیٰ دے دیا ہے۔

**استنبول ۲۵ اگست**۔ جمہوریہ ترکیہ نے عام بھرتی کا اعلان کر دیا ہے۔ اور ۱۸ سال کی عمر کے تمام نوجوانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ فوج میں بھرتی ہو کر فوجی تعلیم حاصل کریں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہزار سے زائد نوجوانوں نے اپنی خدمات حکمہ حربیہ کو بلا معاوضہ پیش کر دی ہیں

**بیت المقدس ۲۵ اگست**۔ جنرل نوری پاشا وزیر خارجہ عراق کے یہاں ورود سے اس امر کا اندازہ لگایا گیا ہے کہ عرب کے حکمران چاہتے ہیں۔ کہ فلسطین کے امور میں مداخلت کر کے وہاں کے تنازعات کو رفع کر دیں۔

**پیکنگ ۲۵ اگست**۔ بعض نامعلوم نشانہ بازوں نے جو ایک بہت تیز کار میں سفر کر رہے تھے۔ تین برطانوی سپاہیوں پر فائر کئے۔ جو ایک سینما گھر سے اپنی بارکوں کی طرف آ رہے تھے۔ برطانی سپاہی بچ گئے۔ برطانوی سفیر نے مقامی حکام سے اس کے متعلق زبردست پروٹسٹ کیا ہے۔

**میڈرڈ ۲۵ اگست** میڈرڈ میں خوراک کی قلت کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ مکھن۔ دودھ۔ گوشت اور سبزیاں بڑی مشکل سے دستیاب ہوتی ہیں۔ آلو بالکل دستیاب نہیں ہوتے۔ متعدد جماعتوں پر مشتمل ایک سپیشل ٹریبونل قائم کیا ہے۔ جو ان افسروں کو سزا کا حکم دیتا ہے جن پر بغاوت کا شبہ کیا جاتا ہے۔ اس وقت تک پانچ اشخاص کو سزائے موت کا حکم دیا گیا۔ اور چار کو قتل کیا گیا۔ متعدد اشخاص کو قید کیا گیا ہے۔

**لنڈن ۲۵ اگست**۔ معاملات ہسپانیہ میں عدم مداخلت کے معاہدہ کے متعلق گفت و شنید کی کل کی صورت حالات سے برطانیہ کے با اثر حلقوں میں امید کی ایک لہر پیدا ہو گئی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ ہسپانوی خانہ جنگی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے وسیع خطرات اب رک جائیں گے۔

**امرتسر ۲۵ اگست**۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۱ آنے۔ نخود حاضر ۲ روپے ۱ آنہ ۹ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ پائی اور چاندی دیسی ۴۸ روپے ۱۲ آنے ہے

**امرتسر ۲۴ اگست**۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ امرتسر۔ نارووال ریلوے لائن پر جسر ڈیرہ بابا نانک اور فتح گڑھ اور زندانش کے درمیان دو دو میل تک ریلوے لائن بہہ گئی ہے۔ ریلوے بند اور پل بھی منہدم ہو گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے گاڑیوں کی آمد و رفت کا سلسلہ بند ہو گیا ہے۔ زندانش کے قریب کی سڑک ٹوٹ جانے سے لاریوں وغیرہ کا سلسلہ آمد و رفت بھی بند ہو گیا ہے۔

**حیفا ۲۵ اگست**۔ حکومت فلسطین نے ایک یہودی گاؤں کو اڑھائی سو سٹرلنگ جرمانہ کیا ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ فلسطین کی موجودہ شورش میں کسی یہودی گاؤں کو جرمانہ کیا گیا ہو۔ اس جرمانہ کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس جگہ ایک عرب خاتون ہلاک کر دی گئی تھی۔

**لکھنؤ ۲۵ اگست**۔ معلوم ہوا ہے پنڈت جواہر لال نہرو لکھنؤ سے ایک انگریزی روزنامہ جاری کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ یہ اخبار قوم پرستی کے اصول پر عمل کرتے ہوئے کانگرسی پروگرام کی تائید کرے گا۔

**کلکتہ ۲۵ اگست**۔ بنگال کے ہندوؤں نے وزیر ہند کو فرقہ وار فیصلہ کی تنسیخ کے متعلق ایک اور مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ مختلف جماعتوں کے درمیان سمجھوتہ کے باوجود بھی ایوارڈ میں ترمیم ہو سکتی ہے۔

**ٹریونڈرم ۲۵ اگست**۔ ٹراونکور کے ساحل پر اچانک سمندر کا پانی چڑھ گیا۔ جس سے زمین کا بہت سا حصہ پانی میں ڈوب گیا ہے بے شمار مکان۔ اور کشتیاں تباہ ہو گئیں نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی